تذکرۂ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

مدوّنہ

محمد نظام الدین حسن ابن مولوی محمد حسن مرحوم

بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ایڈوکیٹ اودھ۔ مستقر لکھنؤ

متوطّن

وتنی۔ ضلع اوناؤ۔ ممالک متحدہ برطانیہ ہند

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

تذکرۂ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلعم

گوشوارۂ مضامین

فہرست مسلسل تذکرۂ فاطمہ رضؓ بنت محمد رسول اللہ صلعم

باب اوّل ۔ مبادی

فصل اوّل ۔ محولات

۱ ۔ فہرست کتب ماخوذ عنہا | کتب مندرجۂ فرد ملا معائنہ کرکے واقعات معتبرہ درج کیے گئے ہین بعد تنزکیۂ شہادت جن واقعات کا ثبوت کافی نہین ملا ۔ اُن کو حذف کردیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات جنسے واقعات تذکرہ اخذ کیے گئے ہین
۱	اِصابہ فی تمیز الصحابہ مطبوعۂ مطبع شرقیہ مصر جلد ۵	۱۵۷ - ۱۶۰
۲	رسالۂ آغاز اسلام مطبوعۂ مجتبائی پریس دہلی	۲۵ - ۲۶
۳	روضۃ الصفا جلد ۲ مطبوعہ بمبئی	۶۴
۴	ترمذی مطبوعۂ مطبع مرتضوی دہلی جلد ۲	۵۳۰ - ۵۳۱
۵	مشکوٰۃ مترجم مطبوعۂ مطبع انتظامی کانپور جلد ۳	۱۵۴
۶	سوانح عمری محمد صلعم مطبوعہ ستارۂ ہند آگرہ	۱۳۰-۱۹۳-۴۰۱ - ۱۰۶۱
۷	تاریخ اسلام مطبوعۂ گلاب سنگھ پریس لکھنؤ	۹۱-
۸	تاریخ طبری ۔ جلد ۴ الف/۲	۱۲۷۳ - ۱۴۳۱
۹	" جلد ۵ الف/۴	۱۲۷۴ - ۱۲۶۶
۱۰	" جلد ۶ الف/۵	۲۵۲۹ - ۲۷۳۳
۱۱	" جلد ۷ الف/۶	۳۴۷۰ - ۳۴۶۱
۱۲	" جلد ۸ ب/۱	۶۵۹

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات جن سے واقعات تذکرہ اخذ کیے گئے ہیں
۱۳	تاریخ طبری جلد ۱۴ ج ۲	۲۴۳۹-۲۴۳۴
۱۴	مفتاح التواریخ مطبوعۂ نولکشور پریس کانپور	۹-۷
۱۵	کنز العمال مطبوعۂ دائرۃ المعارف حیدرآباد جلد ۷	۹۸-۱۱۵-۱۱۲
۱۶	حبیب السیر قلمی	۴۳۶-۴۳۵
۱۷	قرۃ العیون شرح سرور المحزون۔ حصۂ اوّل	۵۸ - ۵۴
۱۸	" " حصۂ دوم	۱۰۹ - ۶۷
۱۹	" " حصۂ چہارم	۱۰
۲۰	فتح الباری شرح صحیح بخاری مطبوعۂ مطبع کبری میریہ مصر جلد ۶	۱۳۹
۲۱	" " " " جلد ۷	۱۸۲ - ۱۸۱
۲۲	مدارج النبوۃ کتب خانہ شمس العلما ناصر حسین صاحب جلد اول	۵۴۲ - ۵۲۷
۲۳	" " " " جلد دوم	۲۷۱ - ۲۶۷
۲۴	ناسخ التواریخ کتاب دوم جلد اول	۶۰۹-۶۰۷-۴۶-۶۷
۲۵	روضۃ الاحباب قلمی جلد اول	۵۲۸-۵۲۴-۳۶۷-۳۶۱
۲۶	" جلد دوم	۵۵۶ - ۵۴۱
۲۷	زرقانی شرح مواہب لدنیہ کتب خانہ شمس العلما ناصر حسین صاحب جلد ۳	۲۰۵ - ۱۹۳
۲۸	مواہب لدنیہ قلمی کتب خانہ شمس العلما ناصر حسین صاحب	۱۲۴ - ۵۶
۲۹	کامل ابن اثیر کتب خانہ ندوہ جلد ۵	۵۲۴ - ۵۱۹
۳۰	کامل ابن اثیر۔ کتب خانہ ندوہ جلد ۳	۱۷۲

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات جن سے واقعات اخذ کیے گئے
۳۱	معارف ابن قتیبہ	۴۷ - ۷۰
۳۲	استیعاب قلمی	۴۱۵ - ۴۱۷
۳۳	مناقب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضؓ	۱۲ - ۱۶۳ - ۱۷۲ - ۱۹۳
۳۴	عمدۃ الطالب فی انساب ابی طالب از مولوی عبدالحی صاحب	۱۴ - ۱۵ - ۱۸ - ۱۹ - ۴۰ - ۴۱
۳۵	سیرۃ ابن ہشام کتب خانہ ندوہ	۶۳ - ۶۴ - ۸۳
۳۶	امہات الامہ	۴۹ - ۵۰ - ۵۲ - ۵۳
۳۷	مطالب السئول فی مناقب اہل بیت الرسول کتب خانہ شمس العلما ناصر حسین صاحب	۲۹ - ۳۱
۳۸	جذب القلوب الے دیار المحبوب	۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۹ - ۱۳۱ - ۱۳۳ - ۱۳۵ -
۳۹	حسن الاسوہ	۲۰۲ - ۲۸۹ - ۳۰۰
۴۰	تاریخ صغیر امام بخاری	۳ - ۵ - ۱۰ - ۵۳
۴۱	الزہرا بنت محمد رسول اللہ صلعم مطبوعہ ۱۳۳۵ھ ملا محمد الواحدی	
۴۲	خاتون جنت مدونہ ملک محمد الدین کتاب ۹۷۶ کتب خانہ مولف المارى ۱۱	
۴۳	لغت مذاکرات - ب - ی - ل کین صاحب ۱۸۶۱ کتب خانہ مؤلف	
۴۴	سیرۃ محمد رسول اللہ صلعم ۷۴۲ کتب خانہ مؤلف الماری ۲۷	
۴۵	تذکرۂ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلعم مصنفہٗ مولوی سید کرامت حسین صاحب مرحوم سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد	
۴۶	اسلام اور اسکے بانی مصنفہ جے ڈبلیو سٹوبارٹ صاحب بی - اے پرنسپل لا ٹنیز کالج لکھنؤ	
۴۷	خاتم المرسلین مدونہ مولوی محمد عبدالحلیم شرر ساکن کٹرہ بزن بیگ لکھنؤ	

باب اول - مبادی

فصل دوم - توضیح اصطلاحات

۲ - **لقب** | سیدۃ نساء اہل الجنۃ - لقب ہے فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلعم کا - دیکھو دفعہ ۷۷

۳ - **زمانۂ جاہلیت** | باصطلاح مسلمین یوم سہ شنبہ ۲۹ - رمضان المبارک سنہ ۱۳ قبل ہجرت مطابق ۲۵ - اگست سنہ ۶۱۰ء - یعنی سنہ ۳۹ محمدی کا زمانہ مقصود ہے جب کہ محمد رسول اللہ صلعم نبی ہوئے - اس سے قبل زمانۂ جاہلیت کہا جاتا ہے - یہ زمانۂ جاہلیت نزول کلام اللہ سے ختم ہو گیا -

۴ - **تعیین زمان** | اس تذکرہ مین تعیین زمان بحساب شمسی و قمری کیا گیا ہے اسلام نے نسی کو منع فرمایا ہے اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ - دیکھو قران مجید آیت ۳۷ سورۂ توبہ ع ۹ اِنَّمَا النَّسِیۡٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الۡکُفۡرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُحِلُّوۡنَہٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوۡنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوۡا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوۡا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ؕ زُیِّنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ اَعۡمَالِہِمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۠

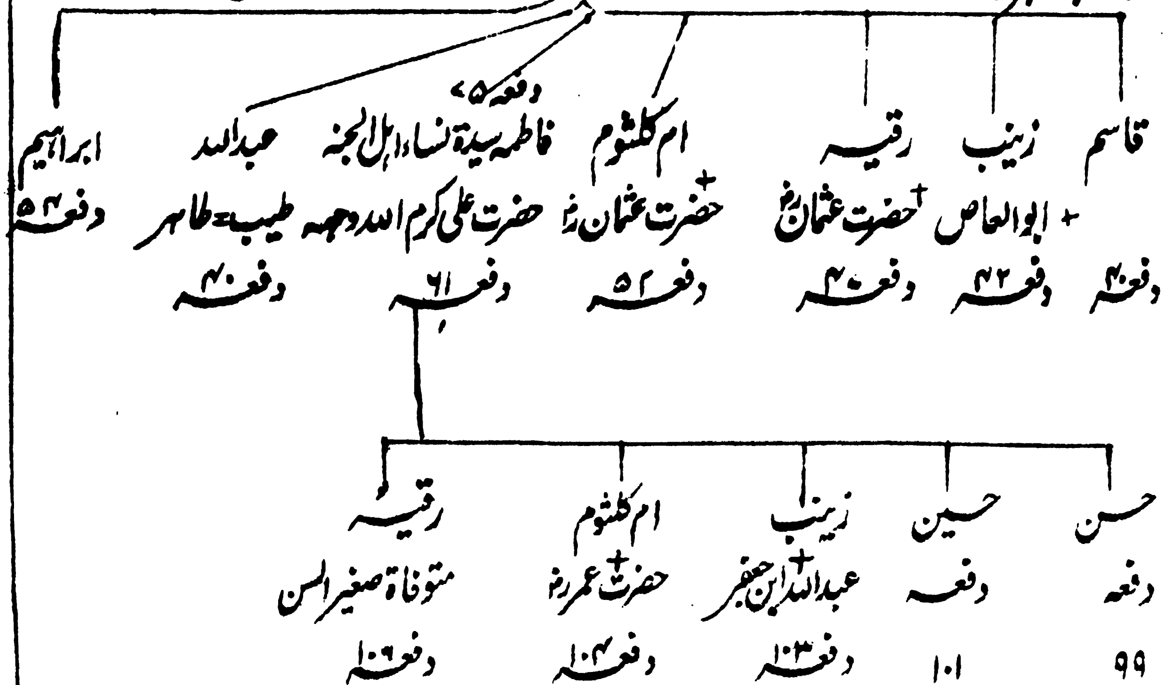
سوا اسکے نہین کہ نسی زیادتی ہے بیچ کفر کے گمراہ کیے جاتے ہین ساتھ اسکے وہ لوگ جو کافر ہوے حلال کرتے ہین وہ اسکو ایک برس اور حرام کرتے ہین وہ اسکو ایک برس تا کہ مطابق کرین وہ شمار کو اسکے جو حرام کیا ہے اللہ نے پس حلال کرتے ہین وہ اسکو جو حرام کیا ہے اللہ نے - اچھے دکھائے گئے ہین واسطے انکے اعمال انکے اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کو کافرون کی -

۵ - **تطبیق شہور شمسی و قمری** | عرب مین بغرض تطبیق شہور شمسی و قمری لوند کرتے تھے جیسا کہ ہند مین اب تک ہوتا ہے - عرب مین بعض شہور مین جنگ حرام تھی - انکو شہور محرمہ کہتے تھے لیکن بغرض شہور حرام ماہ لوند مین عرب تغیر تبدل کر دیتے تھے - اس سبب سے واقعی ماہ کا پتہ ملنا دشوار ہوتا تھا -

٦۔حجۃ الوداع حجۃ الوداع مین ۹ ذی الحجہ سنلہ ھ = ۱۵ احمل سنہ الکہ محمدی مطابق ٦ مارچ سنہ ٦٣٢ء اتفاق سے صحیح اوقات پر واقع ہوئی۔ اور خطبۂ حجۃ الوداع مین محمد رسول اللہ صلعم نے اسکی خبر دی۔ اس لحاظ سے آجتک ہجری سال شمار کیا جاتا ہے۔ چونکہ اسکے قبل کی صحیح جنتری یعنی ۱۱-۱ ہ موجود نہین ہے لہذا بلحاظ علم ہیئت شہور شمسی و قمری کا حساب کیا جاتا ہے جس مین غلط اعمال نسی سب خارج ہوجاتے ہین اور مورخین کے بعض شہور مین جو بر بنائے مقولہ راویان ہین۔ بعد اصلاح عمل نسی واقعی تعین زمان مین صحت ہوجاتی ہے۔ مثلاً بعض راویون نے بوقت وفات ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلعم کسوف ربیع الثانی مین بیان کیا ہے۔ لیکن بلحاظ صحیح حساب کے وہ رجب میں واقع ہوا۔ لہذا علم ہیئت سے تاریخ اور ماہ کی اصلاح کر دی گئی۔ دیکھو نتائج الافہام۔

فصل سوم

٧۔شجرہ فاطمہؓ بنت محمد رسول اللہ صلعم



باب دوم حالات خاندانی حضرت فاطمہؑ

فصل اول ۔ حالات محمد رسول اللہ صلعم

۸ ۔ والد فاطمہؑ | حضرت فاطمہ زہراؑ کے والد ماجد سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہین ۔ آپ کے حالات آفتاب سے زیادہ روشن ہین ۔ چونکہ اس جگہ ہمکو صرف حضرت فاطمہؑ ہی کے حالات کا لکھنا منظور ہے ۔ اسلیے امور ذیل ہی کے بیان پر اکتفا کرتے ہین ۔

۹ ۔ ولادت محمد رسول اللہ صلعم | محمد رسول اللہ صلعم کی ولادت باسعادت کی تاریخ ۸ ۔ ربیع الاول سنہ ۵۳ قبل ہجرت یوم دوشنبہ مطابق ۲۰ ۔ اپریل سنہ ۵۷۱ء مطابق ۲ ثور ولادت محمد = ۹ بیساکھ سدی سمت ۶۲۸ بدی شکہ مرہٹی سکے سنہ ۴۹۳ سمی کھارہ ہے اُس زمانہ مین عام الفیل مروج تھا پچاس روز بعد آغاز عام الفیل محمد رسول اللہ صلعم پیدا ہوے عام الفیل کا آغاز ۱۷ محرم یکشنبہ = یکم مارچ سنہ ۵۷۰ء کو ہوا تھا جب کہ ابرہہ صوبہ دار یمن نے منجانب سلطان حبش خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا ۔ اور اُسکا لشکر تباہ ہوا ۔ اور اُسکو شکست ہوئی ۔

۱۰ ۔ شادی محمد رسول اللہ صلعم | محمد رسول اللہ صلعم نے اول شادی بعمر ۲۵ سال حسب استمزاج حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور دوسری شادی بعمر ۵۰ سال بضرورت خانہ داری و اشاعت اسلام کی ۔

۱۱ ۔ نبوت محمد رسول اللہ صلعم | تقریباً چالیسوین سال ۲۹ رمضان سنہ ۱۳ قبل ہجرت شنبہ مطابق ۲۵ اگست سنہ ۶۱۰ء = ہبنلہ سنہ ۳۹ محمدی منجانب خداوند تعالیٰ محمد صلعم کو نبوت عطا فرمائی گئی ۔

۱۲ ۔ وفات محمد رسول اللہ صلعم | محمد رسول اللہ صلعم نے ۱۲ ۔ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ دوشنبہ مطابق ۸ جون سنہ ۶۳۲ء = ۲۰ جوزا سنہ ۶۱ محمدی کو انتقال فرمایا ۔ آپکی عمر بحساب شمسی ۶۱ سال ایک ماہ ۱۹ دن کی تھی ۔

فصل دوم ۔ حالات خاندانی حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ

۱۳ ۔ ولادت خدیجۃ الکبریٰؑ | آپ کی ولادت ۸ ۔ ربیع الاول سنہ ۶۸ قبل ہجرت مطابق سنہ ۵۸ کسروی = ۱۵ ۔ اپریل سنہ ۵۵۶ء مطابق ۲۷ حمل سنہ ۶۸ قبل محمدؐ کو ہوئی ۔

۱۴ ۔ نسب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ — حضرت خدیجۃ الکبریٰ قریش کے معزز قبیلے سے تھین ۔ اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا باپ کی طرف سے سلسلۂ نسب چوتھی پشت مین محمد رسول اللہ صلعم کے شجرۂ نسب سے جا ملتا ہے ۔ یعنی خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی ۔ یہان آکر سلسلۂ نسب آنحضرت صلعم کے شجرۂ نسب سے مل جاتا ہے ۔ اور مان کی طرف سے دسوین پشت مین شجرۂ نسب عامر بن لوی سے جا ملتا ہے ۔ یعنی خدیجہ بنت فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی ۔ اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ آپ نجیب الطرفین تھین ۔ کنیت آپ کی اُم ہند تھی ۔ اور لقب طاہرہ تھا ۔

۱۵ ۔ نکاح اول و ثانی خدیجۃ الکبریٰ — خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا پہلا نکاح عتیق ابن عابد مخزومی سے ہوا تھا ۔ شوہر کے انتقال کے بعد دوسرا نکاح ابو ہالہ ابن النباس تمیمی سے ہوا ۔ مگر اس شوہر کے بعد کچھ حصہ آپ کی عمر کا حالت بیوگی مین کٹا ۔ آپکے والد ماجد نے تجارت و ثروت کی وجہ سے بہت کچھ شہرت و عزت حاصل کی تھی ۔ مگر بوجہ پیری کے کاروبار سے کنارہ کش ہو کر گوشۂ تنہائی اختیار کر لیا تھا ۔

۱۶ ۔ انتظام و طریقۂ تجارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ — والد کی عزلت گزینی کی وجہ سے تجارت کا تمام نظم و نسق حضرت خدیجۃ الکبرے رضؓ کے ہاتھ آگیا تھا ۔ آپ نہایت ہوشیاری سے تجارت کا کاروبار چلاتی رہین ۔ آپ مال تجارت اونٹون پر لدوا کر اپنے غلامون اور نوکرون کے ہمراہ ملک شام اور یمن مین جو تجارت کے بازار تھے بھیجتی تھین ۔ یہ لوگ وہان جا کر مال فروخت کرتے تھے اور خوب نفع حاصل کر کے لاتے تھے ۔ اسکے سوا حضرت ممدوحہ تاجرون کے ساتھ مضاربت بھی کرتی تھین ۔

۱۷ ۔ سبب ملازمت محمد صلعم — اس زمانہ مین محمد مصطفےٰ صلعم کی دیانت و امانت اور آپ کے اخلاق حسنہ کا گھر گھر چرچا تھا ۔ ابو طالب جو کہ محمد مصطفےٰ صلعم کے چچا اور کفیل تھے ۔ اِن دنون قحط سالی کی وجہ سے بہت ہی تنگدست ہو گئے تھے ۔ اُنکو جو کچھ اِدھر اُدھر سے ملتا تھا وہ سب کھاپی ڈالتے

تھے۔ جب ایسی نوبت ناداری کی پہنچی تو مجبوراً محمد مصطفےٰ صلعم سے کہا۔ کہ عنقریب ایک قافلہ مال تجارت لیکر شام جانے والا ہے جس مین حضرت خدیجۃ الکبرے رضہ کی طرف سے بھی لوگ مال لیکر جاوینگے۔ تو اُس وقت یہ بہتر ہوگا۔ کہ تم بھی حضرت خدیجہ کے پاس جاؤ۔ اور اُن سے اپنی ملازمت یا مضاربت کی درخواست کرو اُمید ہے کہ وہ تمھاری دیانت و امانت کا شہرہ سُنکر تمھین ضرور اس کام کے لئے مقرر کرلینگی۔ اور ممکن ہے کہ تمھاری دیانت اور امانت سے خوش ہوکر تمھین بمقابلہ اورون کے کچھ زیادہ دین اگرچہ ابوطالب کو محمد مصطفےٰ صلعم کی مفارقت ناگوار خاطر تھی۔ مگر ضرورت مجبور کررہی تھی۔

۱۸۔ ملازمت محمد مصطفےٰ بغرض تجارت اموال خدیجۃ الکبرےٰ — حضرت محمد صلعم چچا سے ہدایت پاکر سیدھے حضرت خدیجۃ الکبرےٰ کے پاس گئے۔ اور اپنا مطلب ظاہر کیا۔ آپ کو تجارت کا کافی تجربہ ہوگیا تھا۔ اِس سے پہلے کئی مرتبہ آپ اپنے دادا کے ہمراہ اور ایک دفعہ سائب بن ابی سائب کے شریک ہوکر تشریف لے گئے تھے۔ حکیم بن خرام نے عکّاشہ کے بازارین جوین کے راستہ پر تھا۔ آپ سے تہامہ کا کپڑا خرید کیا تھا حضرت خدیجۃ الکبرےٰ کو حکیم ہی کے ذریعے سے معلوم ہوا تھا۔ کہ آپ نے عکّاشہ کی تجارت مین پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ اور بہت کچھ نفع پیدا کیا۔ اسلیے آپ کو اس کام کے لئے بطیب خاطر منظور کیا اور بہت کچھ مال اسباب دیکر اور اپنے غلام میسرہ کو ساتھ کرکے آپ کو ملک شام کی طرف روانہ کیا۔

۱۹۔ سفر شام — الغرض محمد مصطفےٰ صلعم حضرت خدیجہ سے رخصت ہوکر قافلہ کے ہمراہ ملک شام کو روانہ ہوے۔

۲۰۔ خرید و فروخت اموال و واپسی مکہ — اہل قافلہ شہر غزہ مین داخل ہوے۔ اور خرید و فروخت شروع کردی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے بھی بازار پہنچکر تمام مال و اسباب تجارتی ایک معتدبہ فائدے پر فروخت فرمایا۔ اور وہان کی اچھی اچھی اور کارآمد چیزین خرید فرمائین۔ دمشق

ہوتے ہوئے حلب تک تشریف لے گئے
اور قافلہ کے ہمراہ مکہ معظمہ واپس آئے۔

۴۱۔تحویل اموال جب قافلہ مکہ معظمہ واپس آیا۔
تمام نقد و جنس حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضؓ کے
سپرد فرمادیا۔حساب سے معلوم ہوا۔کہ امسال
بمقابلہ سنین گذشتہ کے تقریباً دوچند نفع ہوا۔
حضرت خدیجہؓ بہت خوش ہوئین۔اُدھر میسرہ
نے بھی آپ کے کرامت اشتمال حالات ظاہر
کئے۔جنھین سُنکر حضرت خدیجہؓ اور بھی باغ باغ
ہوگئین۔اور مقررہ اُجرت سے دوچند آپکے
حوالے کی۔

۴۲۔پیغام شادی منجانب حضرت خدیجۃ الکبرےٰؓ سفر کے
حالات کرامت اشتمال اور آپکی دیانت و امانت
کے ذکر کو سنکر کمال درجے کی عقیدت حضرت
خدیجۃ الکبرےٰ رضؓ کے دل مین پیدا ہوگئی۔اور
وہ اس بات پر مستعد ہوگئین کہ حضرت محمد مصطفےٰ
صلعم سے نکاح کرلین۔چنانچہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ
نے پیغام دیا۔کہ میرے پاس بہت سے پیغام
شادی کے آئے ہین مین نے کسی کو منظور
نہین کیا۔کیونکہ میرا خیال اب شادی کرنے کا
نہ تھا۔لیکن آپکے اخلاق برگزیدہ و اعمال پسندیدہ
آپکی دیانت اور امانت اور خصوصاً آپکی بزرگی
نے مجھے اس امر پر مجبور کردیا۔کہ مین اپنے آپ کو
آپکے سپرد کردون۔محمد مصطفےٰ صلعم نے حضرت
خدیجہؓ کے اس پیغام کو اپنے چچا ابوطالب سے
بیان کیا۔

۴۳۔مشورہ ابوطالب چونکہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ
حسب و نسب مین اشرف۔صورت و شکل مین
احسن خصائل و شمائل مین ممتاز۔اور بہت متمول
تھین۔لہذا ابوطالب نے مشورہ دیا۔کہ آپ
ضرور اُنسے نکاح کرلین۔

۴۴۔پیغام ابوطالب منجانب محمد مصطفےٰ صلعم چنانچہ ابوطالب
نے پیغام نکاح دیا اور حضرت خدیجہؓ نے منظور
فرمایا۔

۴۵۔تیاری شادی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم اپنے
اعمام ابوطالب و حمزہ و دیگر اہل قریش کو ہمراہ لیکر
حضرت خدیجۃ الکبرےٰ کے مکان پر تشریف
لے گئے۔جہان ابن نعمان عمر ابن اسد۔اور

ورقہ بن نوفل۔ اور چند علماے نصارے بھی موجود تھے۔ حضرت خدیجہ کے باپ خویلد کا اس سے قبل ہی انتقال ہو چکا تھا۔ البتہ حضرت خدیجۃ الکبرےؓ کے چچا عمر ابن اسد موجود تھے۔

۲۶۔ خطبۂ نکاح | ابوطالب نے اول خطبہ پڑھا۔ اُنکے بعد خدیجۃ الکبرےؓ کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے مختصر سا خطبہ پڑھا۔ ورقہ کے چپ ہو جانے کے بعد ابوطالب نے عمر ابن اسد سے کہا۔ کہ اے اہل قریش گواہ رہو کہ مین نے خویلد کی لڑکی خدیجۃ الکبرےؓ کا عقد محمد بن عبداللہ سے کر دیا۔ جانبین سے ایجاب و قبول ہوا۔

۲۷۔ مہر خدیجۃ الکبرےؓ | بیس اونٹ مہر مقرر ہوے۔ جسکو آپکے چچا حمزہ نے ادا کر دیا۔ حضرت خدیجہ کا یہ تیسرا نکاح محمد صلعم سے قبل نبی ہونے کے تھا۔ اور قرآن شریف مین حکم ہے۔ کہ بیوہ کا نکاح کرو۔

۲۸۔ تاریخ نکاح و عمر متعاقدین | یہ نکاح ۱۰ ربیع الاول ۲۸ھ قبل ہجرت مطابق ۲۹ جولائی ۵۹۵ء کو ہوا۔ اُسوقت خدیجۃ الکبرےؓ کی عمر چالیس سال اور محمد صلعم کی عمر ۲۵ سال تھی۔ محمد مصطفے صلعم نے نزول وحی سے ۱۵ سال قبل یہ اول شادی کی تھی۔ حیات خدیجۃ الکبرےؓ مین محمد مصطفے صلعم نے دوسرا نکاح نہین کیا۔

۲۹۔ خصائل خدیجۃ الکبرےؓ قبل نکاح | محمد مصطفے صلعم کی ولادت سے حضرت خدیجۃ الکبرےؓ کی ولادت ۱۵ سال قبل کی ہے۔ اگرچہ اس زمانہ کی شرمناک رسم و رواج اور بداخلاقیان بے انتہا بڑھی ہوئی تھین لیکن حضرت خدیجۃ الکبرےؓ بچپن ہی سے فطرتی طور پر اسدرجہ صاحب اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ اور عفت مآب بی بی تھین۔ کہ اس تاریکی کے زمانے مین بھی طاہرہ کے بیش بہا لقب سے یاد کی جاتی تھین۔ یہ بی بی دانائی اور انتظام خانہ داری اور تمول کی وجہ سے تمام قبائل عرب مین ممتاز سمجھی جاتی تھین۔ اِسپر اُنکے ایثار نفس۔ تحمل اور سخاوت نے اور بھی چار چاند لگا دیے تھے۔

۳۰۔ اخلاق خدیجۃ الکبرےؓ بعد نکاح | حضرت خدیجۃ الکبرےؓ

ہر طرح پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی اور اطاعت مین مصروف رہین جس زمانہ مین کفار مکہ محمد صلعم کی ایذا رسانی پر تُلے ہوے تھے - اور آپ کی رسالت کی نہایت زور شور سے تکذیب کر رہے تھے - اُسوقت خدیجۃ الکبریٰ رض ہی وہ نیک نہاد بیوی تھین - جو محمد رسول اللہ صلعم کا غم غلط کرتی تھین یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض ہی کی ذات ستودہ صفات تھی جس نے سب سے پہلے پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کی - اور آپ پر ایمان لائین - یہ وہ باتین تھین جنکی یاد نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غمگین کیا تھا جب اُنکا ذکر آجاتا تھا - تو پیغمبر صاحب متاثر اور آبدیدہ ہو جاتے تھے آپ کی شان مین پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت خدیجہؓ جنت کی بہترین عورتون مین ہین

۴۱ - وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض | حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے نبوت کے دسوین سال یکم رمضان ۳ سنہ قبل ہجرت مطابق ۱۲ - اپریل سنہ ۶۱۹ء کو بعمر ۶۴ سال شمسی و ۶۶ سال قمری رحلت آخرت فرمائی آپکا مدفن حجون واقع مکہ معظمہ مین ہے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے جنازے کی نماز پیغمبر صاحب نے خود ادا فرمائی اور خود ہی جسد مبارک کو اپنے ہاتھون قبر کے اندر رکھا - اور آپکے حق مین دعا فرمائی -

فصل سوم رابعہ یعنی علاتی و الدات حضرت فاطمہؓ

۴۲ - حضرت فاطمہ کی سوتیلی مائین یعنی رابہ | حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت عائشہ - حضرت حفصہ - حضرت زینب ام المساکین حضرت ام سلمہ - حضرت زینب بنت جحش حضرت ام حبیبہ - حضرت جویریہ - حضرت صفیہ - حضرت میمونہ - ماریہ قبطیہ - ریحانہ بنت سمعون - حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی مائین ہین - ماریہ قبطیہ مقوقس فرمان روائے مصر و اسکندریہ کی طرف سے بطور تحفہ پیش ہوئی تھین - انھین کے بطن سے حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلعم پیدا ہوے تھے - ریحانہ بنت سمعون بن زید بن قنامہ یہود کے ایک مشہور قبیلے بنی قریظہ کے معزز سردار کی بیٹی تھین ہم صرف اس خیال سے کہ یہ مختصر سا تذکرہ طویل

نہ ہو جائے۔ صرف حضرت سودہ بنت زمعہ۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کا ذکر خیر تحریر کرتے ہین۔ کیونکہ یہ نکاح قبل نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہے۔

۳۳۔ ولادت واحوال حضرت سودہ بنت زمعہؓ

حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضہ حضرت فاطمہ رضہ کی مان جب تک زندہ رہین۔ اُسوقت تک جناب رسول خدا صلعم نے دوسرا نکاح نہین کیا۔ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا انتقال ہو گیا۔ تو جناب پیغمبر خدا صلعم نے حضرت سودہ بنت زمعہ ابن قیسؓ سے نکاح کیا۔ آپکی ولادت تقریباً ۱۵۔ رمضان سنہ ۳۱ قبل ہجرت ہوئی۔ آپ کی پہلی شادی سکران ابن عمر سے ہوئی تھی۔ اور اُنکے صلب سے ایک لڑکا بھی تھا جسکا نام عبدالرحمن تھا۔ ہجرت اولیٰ مین دونون میان بی بی حبشہ چلے گئے۔ سکران کا وہان انتقال ہو گیا تو حضرت سودہ رضہ مکہ معظمہ واپس تشریف لے آئین۔ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضہ کے انتقال کے تقریباً ۱۵ یوم بعد ۱۵ رمضان سنہ ۱۰ قبل ہجرت مطابق ۲۷۔ اپریل سنہ ۶۲۰ء کو آپ کا عقد ۴۸ برس کی عمر مین جناب پیغمبر خدا صلعم سے ہوا۔ حضرت سودہ رضہ سے جب رسول خدا صلعم نے عقد فرمایا۔ تو آپ کی عمر ۵۰ سال کی تھی۔ اِس وقت حضرت فاطمہ رضہ کی عمر کم تھی۔ اور امور خانہ داری اور اشاعت اسلام کے لئے اس عقد کی نہایت ضرورت تھی۔

۳۴۔ وفات حضرت سودہ بنت زمعہ رضہ

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۱۵ شوال سنہ ۵۴ھ مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۶۷۴ء بروز جمعہ ہوئی۔ جب کہ حضرت عمر کا زمانہ آخری خلافت کا تھا۔ اور آپؓ مدینہ ہی مین دفن ہوئین۔ خلیفہ وقت اکثر اوقات احادیث اور واقعات کی تفصیل دریافت کرنے آپکے پاس جایا کرتے تھے۔ اسلیے کہ آپکی کہن سالی ذکاوت خداداد اور فکرِ مستقل نے آپکو بہت سی احادیث کا حافظ بنا دیا تھا۔ وقت وفات آپکی عمر تقریباً ۹۴ سال ایک ماہ تھی۔ اور بحساب شمسی ۹۱ سال ۷ ماہ ۵ یوم تھی۔

۳۵۔ ولادت واحوال حضرت عائشہ صدیقہ رضہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دوسری سوتیلی والدہ حضرت

عائشہ بنت ابی بکر وام رومان بنت عامر بن عریم
مین حضرت عائشہ کی ولادت تقریباً یکم شوال سنہ
قبل ہجرت مطابق ۱۶ جولائی سنہ ۶۱۳ع کو ہوئی اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح محمد رسول اللہ
صلعم سے تقریباً ۵ شوال سنہ قبل ہجرت مطابق
۱۶ امئی سنہ ۶۲۰ع سہ شنبہ کو ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ بوقت نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کی عمر تقریباً ۷ سال تھی۔ محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت
ابوبکر صدیق کو مکہ معظمہ مین کفار کے ہاتھون سے
بڑی بڑی ناقابل برداشت تکلیفین پہنچ رہی
تھین۔ اور اُنکا مصمم ارادہ ہجرت کا ہوچکا تھا۔ نا کتخدا
لڑکی کو کفار مکہ مین چھوڑ جانا کسی طرح قرین مصلحت
نہ تھا۔ اسلیے حضرت ابوبکرؓ نے صغیر سنی ہی مین
اُنکا عقد محمد رسول اللہ صلعم سے کر دیا۔ تاکہ بعد
ہجرت اُنکو مکہ معظمہ سے طلب کرنے مین کفار مکہ
کسی طرح مزاحم نہ ہون۔ وفات محمد رسول اللہ صلعم
۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ بعد ہجرت دوشنبہ مطابق
۸ جون سنہ ۶۳۲ع کو ہوئی ہے۔ اس سے وضح ہوتا
ہے۔ کہ اُسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی
عمر تقریباً ۱۹ سال کی تھی۔ اس عرصہ مین اُنھون نے
پیغمبر صاحب سے کافی تلقین حاصل کرلی تھی۔ اور
امور شرعیہ مین کامل دستگاہ بہم پہنچائی تھی۔
اسی وجہ سے وہ چھیالیس سال تک مسلمانون کو
حسب تعلیم وتربیت نبی آخر الزمان ہدایات ضروری
کرتی رہین۔ یہی وجہ تھی کہ اُمہات المومنین کو
ازدواج ثانی کی ممانعت تھی۔ تاکہ اُنکی توجہ
اشاعت اسلام اور ہدایات مسلمین پر بہمہ وجوہ
مائل رہے۔ اور دیگر تعلقات خانگی اُنکے ادائے
فرائض منصبی مین مانع نہون۔ حضرت عائشہ بہت
بڑی دقیق النظر اور فقیہ تھین۔ اور مسائل شرعیہ
مین مجتہدانہ رائے دیتی تھین۔ اُمہات مسائل مین
بکثرت انسے حدیثین مروی ہین۔

۳۶۔ وفات حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۱۷۔ رمضان سنہ ۵۸ھ بعد ہجرت
چہار شنبہ مطابق ۱۳۔ جون سنہ ۶۷۸ع کو بعمر ۶۷ سال
قمری و ۶۵ سال شمسی وفات پائی۔ اُنکی نماز جنازہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور جنت البقیع
مین دفن ہوئین۔ زبیر بن عوام کے دونون

پسران اور عروہ اور حضرت ابوبکر کے پوتے قاسم
بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمن نے انکو قبر مین
دفن کیا۔

۳۷۔ ولادت واحوال حضرت حفصہ رض | حضرت حفصہ
بنت عمر بن خطاب کی پیدایش ۸ ربیع الاول ۱۸ھ
قبل ہجرت =۵ سال قبل بعثت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ہوئی آپ حضرت رسالت پناہی سے
۳۵ برس چھوٹی اور جنابہ فاطمہ رض کے ہمسن تھین
حضرت حفصہ کی پہلی شادی خنیس ابن خدافہ سے
ہوئی تھی خنیس کا انتقال بعد واقعہ بدر ہوگیا اور
حضرت حفصہ رض بیوہ ہوگئین۔ جناب رسول اللہ صلعم سے
حضرت حفصہ رض کی شادی ماہ شعبان مین ہجرت
کے دوسال ۶ ماہ بعد ہوئی۔ مدینہ منورہ مین پیغمبر
صاحب کی پہلی شادی حضرت حفصہ ہی سے
ہوئی تھی۔ آپ سے کوئی اولاد نہین ہوئی پیغمبر صاحب
نے بہ لحاظ حقوق ہجرت مشکلات بیوگی۔ اور
بہ نظر انکے والد کی خدمات کے انسے نکاح کیا تھا

۳۸۔ وفات حضرت حفصہ رض | حضرت حفصہ کی وفات
ماہ شعبان ۴۵ھ مین ہوئی اسوقت آپ کی عمر
۶۳ سال کی تھی۔

فصل چہارم اخوات حقیقی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۳۹۔ اخوات حقیقی حضرت فاطمہ رض | حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض
کی اولاد محمد رسول اللہ صلعم سے بہ لحاظ عمر کے
حسب ذیل تھی۔

۱۔ قاسم۔ مولودہ ۱۵ھ قبل ہجرت =۶م محمدی
مطابق ۲۰۔ مارچ ۵۹۵ء۔
۲۔ زینب۔ مولودہ ۱۳ھ قبل ہجرت
۳۔ رقیہ۔ مولودہ ۱۰ھ قبل ہجرت
۴۔ ام کلثوم۔ مولودہ ۹ھ قبل ہجرت
۵۔ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ۔ مولودہ ۲۰ رمضان
۸ھ قبل ہجرت۔
۶۔ عبداللہ طیب وطاہر۔ مولودہ ۱ھ قبل ہجرت
مطابق ۲۶ھ محمدی۔

۴۰۔ برادران حقیقی حضرت فاطمہ رض | حضرت قاسم۔
حضرت عبداللہ ملقب بہ طیب وطاہر۔
حضرت قاسم تقریباً ۱۵ھ قبل ہجرت مطابق ۲۰
مارچ ۵۹۵ء =۶ھ محمدی کہ معظمہ مین پیدا
ہوے۔ انکی ولادت قبل نبوت ہوئی تھی۔

سنہ ۱۳ قبل ہجرت مین اُنکی وفات ہوئی۔
عبداللہ ملقب بہ طیب وطاہر یکشنبہ سنہ ۱۱ھ
قبل ہجرت مطابق ۱۹- مارچ سنہ ۶۱۲ء مکہ معظمہ
مین پیدا ہوے۔ اور ایام طفولیت ہی مین
انتقال کیا۔ انکی ولادت بعد نبوت محمد رسول اللہ
صلعم ہوئی تھی۔

۴۱۔ حضرت فاطمہؓ کی حقیقی بہنین — زینب۔ رقیہؓ
ام کلثوم۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی
بہنین تھین۔

۴۲۔ ولادت واحوال حضرت زینبؓ — حضرت زینب
بنت محمد مصطفےٰ صلعم اپنی بہنون مین سب سے
بڑی تھین۔ آپ کی ولادت سنہ ۳۰ عام الفیل
مین تقریباً ۸ ربیع الاول سنہ ۲۳ قبل ہجرت کو
ہوئی۔ جب رسول مقبول صلعم ہجرت کر کے
مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ تو حضرت زینب
مکہ معظمہ ہی مین تھین۔ آپ مدینہ منورہ جانے کے
قصد سے کنانہ یا ابن کنانہ کے ہمراہ مکہ سے
چلین۔ تو راستہ مین ہبار ابن الاسود ملا۔ اُسنے
اونٹ کو نیزہ مارا۔ اور جھٹکا دیا۔ جسکی وجہ سے
حضرت زینب اونٹ پر سے نیچے گر پڑین آپ
حاملہ تھین۔ اس وجہ سے حمل ساقط ہوگیا۔

۴۳۔ شوہر حضرت زینبؓ — حضرت زینب بنت محمد مصطفےٰ
صلعم کی شادی ابوالعاص ابن ربیع حضرت
زینب کے خالہ زاد بھائی یعنی حضرت خدیجۃ الکبریٰ
کے حقیقی بھانجے کے ساتھ ہوئی جنگ بدر مین
ابوالعاص گرفتار ہو گئے تھے۔ تو حضرت زینب
نے اپنا وہ قلادہ جسکو حضرت خدیجہؓ نے
شادی مین دیا تھا۔ ابوالعاص کے فدیہ مین بھیجا
جب رسول اللہ صلعم نے اِس قلادہ کو دیکھا۔ تو
حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو یاد کر کے آبدیدہ ہوگئے
غرض رسول اللہ صلعم نے ابوالعاص کو رہا کر دیا
اور قلادہ بھی واپس کر دیا۔ لیکن ابوالعاص سے
پیغمبر صاحب نے فرمایا۔ کہ اس شرط پر ہم تم کو
رہا کیے دیتے ہین کہ زینب کو مدینہ منورہ بھیجدو
لہذا انھون نے حضرت زینب کو مدینہ بھیجدیا۔

۴۴۔ ایمان ابوالعاص — سنہ ۶ھ مین ابوالعاص ابن
ربیع ایمان لائے۔ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ
گئے۔ ابوالعاص سے حضرت زینب کے ایک

ماریہ قبطیہ متوطنۂ حبش تھین دیکھو دفعہ ۳۴ یہ مدینہ منورہ ہی مین یکم ذیحجہ ۸ھ جمعہ مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۶۳۰ع کو پیدا ہوے - انکی عمر ایک برس گیارہ مہینے کی ہوئی - بتاریخ ۲۷ شوال سنہ ۱۰ھ مطابق ۲۷ - نومبر سنہ ۶۳۱ع آپ نے وفات پائی اسی دن مدینۂ منورہ مین کسوف یعنی سورج گرہن واقع ہوا - اس سے بعض مسلمانون نے خیال کیا کہ سورج گرہن بوجہ وفات ابن نبی آخر الزمان کے واقع ہوا لیکن محمد رسول اللہ صلعم اس غلط خیال سے اپنی اُمت کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے اُنھون نے وعظ فرمایا - کہ کسی مخلوق کی وفات کی وجہ سے گرہن نہین ہوسکتے ہین -

۵۵ - صلوۃ کسوف وخسوف | صلوۃ کسوف وخسوف اسلیے ادا کی جاتی ہے کہ وہ آیات ربانی یعنے پروردگار کی نشانی ہین - جیسے طلوع وغروب وزوال شمس ہین - اِنسے اداے صلوۃ کا زمانہ معین کرنا مقصود ہے - تاکہ اوقات معینہ پر ذکر الٰہی ہوتا رہے -

---

فصل ششم - اخوات اخیافی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۵۶ - ہندہ | حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضہ کی پہلی شادی جو عتیق ابن عابد سے ہوئی - اُنسے ایک دختر مسمات ہندہ پیدا ہوئی - اور وہ قبل اسلام فوت ہوئی -

۵۷ - ہالہ ابن ابی ہالہ | حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضہ کی دوسری شادی جو ابو ہالہ سے ہوئی - اُن سے دو پسران ہالہ وہند پیدا ہوے - ابو ہالہ کا نام نباش بن زرارہ تھا - ابو ہالہ کنیت تھی - ہالہ نے زمانہ اسلام پایا - اور مسلمان ہوکر طبقۂ صحابہ مین شامل ہوے - ان سے چند حدیثین بھی مروی ہین -

۵۸ - ہند ابن ابی ہالہ | یہ بھی مسلمان ہوکر زمرۂ صحابہ مین شامل ہوے - اور اِنسے بھی چند حدیثین مروی ہین - تجارت کے لیے بصرہ گئے تھے - وہین انتقال ہوا -

فصل ہفتم - حالات نانی ونانا حضرت فاطمہ

۵۹ - خویلد ابن اسد | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نانا خویلد ابن اسد بن عبد العزےٰ بن قصی قریش کے معزز قبیلے مین سے تھے

13

اور تجارت کا پیشہ کرتے تھے۔ بنی تیم اور بنی کعب کے قبائل مین آپ کی بہت عزت تھی۔ اور بہت بڑے متمول آدمی تھے۔ اسی وجہ سے قریشیون مین بہت ہردلعزیز تھے۔ آخر عمر مین بوجہ ضعیفی کے آپ نے کاروبار ترک کر دیا تھا۔ اور خانہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ آپکی تجارت یمن مین پھیلی ہوئی تھی۔ اور ملک شام مین بڑی سرگرمی کے ساتھ کاروبار جاری تھا۔

۶۰۔ فاطمہ بنت زائدہ | فاطمہ بنت زائدہ حضرت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نانی تھین۔ اور اُنکی مان کا نام ہالہ بنت عبدمناف تھا۔

فصل ہشتم۔ اقربائے سببی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۶۱۔ زوج فاطمہ رضی اللہ عنہا | حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ یہ اپنے سب بھائیون سے چھوٹے تھے۔ سنہ ۳۰ عام الفیل مین ۱۳۔ رجب سنہ ۲۳ قبل ہجرت جمعہ مطابق یکم اکتوبر سنہ ۶۰۰ء کو مکہ معظمہ کے بیت الحرام مین پیدا ہوئے۔

۶۲۔ نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ | حضرت علی جب پیدا ہوئے۔ تو آپکے والد ابوطالب کہین گئے تھے اُنکی والدہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم نے آپکا نام طالب رکھا حضرت ابوطالب جب آئے تو انھون نے آپکا نام علی رکھا۔

۶۳۔ کنیت حضرت علی رض | حضرت علی کی کنیت ابوالحسن و ابوتراب تھی۔ ابوتراب رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا۔

۶۴۔ پرورش حضرت علی رض | حضرت ابوطالب نہایت مفلس تھے۔ اسلیے حضرت رسول اللہ صلعم نے آپکے والد سے آپ کو لے لیا۔ ہجرت کے زمانہ تک حضرت علی جناب رسول اللہ صلعم کی پرورش مین رہے۔ حضرت محمد صلعم نے مثل اولاد کے آپ کی پرورش فرمائی۔ اطفال ذکور مین سب سے اول آپ نے مذہب اسلام کو قبول فرمایا۔

۶۵۔ وفات حضرت علی رض | ۱۹۔ رمضان سنہ ۴۰ھ یکشنبہ قبل ظہر مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۶۶۱ء کو ابن ملجم نے آپکے جسم مبارک پر نیزہ مارا۔ جسکے صدمے سے اکیسوین تاریخ کی شب کو آپ نے انتقال فرمایا۔ بوقت وفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کی عمر ۶۳ سال کی تھی حضرت اُم کلثوم بنت فاطمہؓ
بھی موجود تھیں اور زار زار روتی تھیں حضرت امام حسن
وحضرت امام حسین وعبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہم نے آپکو غسل دیا۔ اور شب ہی مین دفن فرمایا

۶۶۔ ابوطالب خسر حضرت فاطمہؓ | حضرت فاطمہؓ کے
خُسر ابوطالب تھے۔ اور آپکے چار صاحبزادے
طالب۔ عقیل۔ جعفر۔ علی تھے۔ آپ حضرت
محمد مصطفیٰ صلعم کے بڑے جان نثار تھے۔ بوجہ
مفلسی آپ صاحبزادون کی پرورش نہین فرماسکتے
تھے اسلیے آنحضرت صلعم نے حضرت عباس سے
فرمایا۔ کہ ابوطالب سے اُنکے عیال کا بوجھ
کم کرو پس حضرت عباس نے جعفر کی اور محمد مصطفیٰ
صلعم نے حضرت علی کی پرورش فرمائی۔

۶۷۔ وفات ابوطالب | ابوطالب کا انتقال ۲۷ یا
۲۸ شعبان سنہ ۳ھ قبل ہجرت مطابق ۹۔ اپریل
سنہ ۶۱۹ء کو ہوا۔

۶۸۔ طالب | حضرت فاطمہ کے جیٹھ طالب تھے
اُنکی ولادت تقریباً ۱۶۔ رجب سنہ ۵۳ھ قبل ہجرت
مین ہوئی۔ یہ اپنے بھائیون مین سب سے
بڑے تھے حضرت علی سے اُنکی عمر ۳۰ سال
زائد تھی۔ طالب کو بدر کی لڑائی مین جانے کے
لئے کہا گیا۔ وہ روپوش ہوگئے پھر اُنکی خبر
نہین ملی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بحر احمر مین غرق ہوگئے

۶۹۔ عقیل | حضرت فاطمہؓ کے دوسرے جیٹھ عقیل
تھے۔ اُنکی کنیت ابو یزید تھی جناب رسول اللہ صلعم
اُنکو بہت چاہتے تھے۔ یہ حضرت علی کے
زمانۂ خلافت مین الگ ہوگئے اور حضرت امیر
معاویہ کے پاس چلے گئے جنگ صفین مین
امیر معاویہ کے ساتھ تھے لیکن لڑائی مین کسی
کی جانب کوئی تعلق نہین رکھا۔ اِنکے دو لڑکے
محمد و مسلم تھے حضرت مسلم ابن عقیل کوفہ مین شہید
ہوے۔ اور محمد ابن علی کی نسل ابتک باقی ہے۔

۷۰۔ جعفر طیار۔ | حضرت فاطمہؓ کے تیسرے جیٹھ
جعفر طیارؓ تھے اِنکی کنیت ابو عبداللہ و ابو المساکین
تھی۔ یہ مسکینون پر بہت رحم کرتے تھے اسلیے
ابوالمساکین کہے جانے لگے۔ اِنھون نے
حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ مگر پھر لوٹ آئے
جناب رسول خدا صلعم سے فتح خیبر کے دن

ملاقات ہوئی۔ اور آپ بہت خوش ہوے اور اُنکو ذوالہجرتین بسبب ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ کہتے تھے۔

۷۱۔ حضرت جعفر طیار کا امیر لشکر مقرر ہونا | حضرت جعفر طیارؓ ارض شام کے جنگ موتے مین امیر لشکر مقرر ہوے تھے۔ اور اسی جنگ مین آپ ۸ھ مین شہید ہوے حضرت جعفر۔ زید ابن حارث عبداللہ ابن رواحہ یہ تینون بزرگ یکے بعد دیگرے امیر لشکر علم بردار جنگ موتے کے ہوے اور شہید ہوے۔ یہ تینون بزرگ ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے۔

۷۲۔ اولاد حضرت جعفر طیار | حضرت جعفر طیارؓ کے ۸ لڑکے تھے عبداللہ۔ عوف۔ محمد اکبر۔ محمد اصغر حمید حسین۔ عبداللہ اکبر۔ عبداللہ اصغر۔ اِن سب لڑکون کی مان اسما بنت عمیس الخثعمیہ تھین۔

۷۳۔ فاطمہ بنت اسد | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ساس فاطمہ بنت اسد تھین۔ جب آپ کا انتقال ہوا۔ تو جناب رسول خدا صلعم نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپکی وفات ۴ھ مین ہوئی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی شادی کے دو برس بعد یثرب مدینۃ النبی مین آپنے انتقال فرمایا۔ ساس بہو کے تعلقات مثل دیگر مہاجرات کے رہے۔

۷۴۔ وفات فاطمہ بنت اسد | حضرت فاطمہ بنت اسد خوشدامن حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کا جب انتقال ہوا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنی قمیص اُنکو پہنائی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دعاے خیر مانگی قبر مین رکھنے کے قبل آپ خود قبر مین لیٹ گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد نکل کر حضرت فاطمہ بنت اسد کو دفن فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ کہ یہ فعل آپکا بالکل نیا ہے۔ آپنے کبھی ایسا نہین کیا آپنے جواب مین فرمایا۔ کہ قمیص اسلیے پہنائی کہ اللہ رحمت کرے اور قبر مین اسلیے لیٹا کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ اُسمین وسعت دے آپنے فرمایا کہ یہ میری دوسری مان ہین ابوطالب کے بعد یہ میرے ساتھ بہت محبت فرماتی تھین اور بہت خلق سے پیش آتی تھین حضرت جبرئیل نے خبر دی ہے۔ کہ یہ عورت اہل جنت سے ہے

اور ستر ہزار فرشتون نے آپکی نماز جنازہ پڑھی۔

باب سوم ۔ ذاتی حالات ۔

۷۵ ۔ ولادت حضرت فاطمہ رض سیدۃ نساء اہل الجنۃ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلعم کی ولادت تقریباً ۳۵ عام الفیل مین پانچ سال قبل نبوت ۲۰ رمضان ۸ھ قبل ہجرت چہارشنبہ بوقت صبح صادق مطابق ۲۵ اگست ۶۱۴ء بسنبلہ ۳۴ محمدی بمقام مکہ معظمہ واقع ہوئی۔ آپکی پیدائش کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کی عمر ۴۰ سال تھی۔ اور آنحضرت صلعم کی عمر ۳۵ سال کی تھی۔

۷۶ ۔ وجہ تسمیہ حضرت فاطمہ رض انما سمیت فاطمہ لان اللہ فطمہا و ذریتہا عن النار۔ اخرجہ الحافظ الدمشقی فطم کے معنی ہین۔ چھوڑانا یا علٰحدہ کرنا یعنی حضرت فاطمہ کا نام اس لئے فاطمہ رض رکھا گیا۔ کہ اللہ نے انکو اور انکی ذریت کو آگ سے علٰحدہ کر دیا۔

۷۷ ۔ کنیت فاطمہ رض و لقب حضرت فاطمہ کی کنیت ام الحسنین تھی۔ اور القاب آپکے سیدۃ نساء اہل الجنۃ مبارکہ۔ طاہرہ۔ ذاکیہ۔ راضیہ۔ بتول و زہراء ہین، بوجہ کرم اور صفائی کے زہرا لقب ہوا،

۷۸ ۔ ہجرت فاطمہ رض از مکہ ۱ھ مین پیغمبر صلعم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے! اور چند دنون کے بعد دو اونٹ اور پانچسو درہم دیکر زید ابن حارثہ و ابو رافع کو جو انکے آزاد کردہ غلام تھے۔ مکہ معظمہ روانہ کیا۔ کہ ام کلثوم و فاطمہ رضی اللہ عنہا و سودہ بنت زمعہ ام المومنین کو جا کر لے آؤ، چنانچہ دونون صاحب مکہ معظمہ آئے۔ اور سب کو لیکر مدینہ منورہ گئے! انہی لوگون کے ہمراہ حضرت عبداللہ ابن ابی بکر اور انکی والدہ ام رومان و حضرت عائشہ صدیقہ بھی مدینہ منورہ گئین طلحہ ابن عبیداللہ اور اسماء ذات النطاقین بھی ہمراہ ہو گئے۔

۷۹ ۔ شادی حضرت فاطمہ رض جناب سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ۱۵ ۔ رمضان ۲ھ مطابق ۱۴ ۔ مارچ ۶۲۴ء کو ہوئی۔ آپ کی عمر ۱۸ سال ۵ ماہ ۱۴ روز کی از روے حساب شمسی تھی۔ اور اسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر ۲۴ سال ۵ ماہ ۱۳ دن کی تھی۔

۸۰ ۔ حالات عقد حضرت فاطمہ رض حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یکے بعد دیگرے

جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس مین حضرت فاطمہ رض کے ساتھ عقد کرنے کی درخواست کی۔ آپ خاموش ہو رہے۔ آخر مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے درخواست فرمائی۔ جناب رسول مقبول صلعم نے حضرت علیؑ سے کہا۔ تمھارے پاس کچھ نہین ہے سوائے زرع کے۔ الغرض وہ زرع حضرت علی رض نے حضرت عثمان رض کے ہاتھ ۴۸۰ درہم کو فروخت کردی۔ پھر وہ زرع حضرت عثمان رض نے حضرت علی رض کو ہدیہ دے دی۔ کُل درہم حضرت علیؑ نے جناب پیغمبر صلعم کے ہاتھ مین دے دیئے۔ حضور نے اُس مین سے ایک مٹھی لیکر حضرت بلال کو دیئے۔ کہ حضرت فاطمہ رض کے لیے خوشبو لاؤ۔ باقی حضرت ام سلمہ رض کو دے دیئے۔ کہ سامان جہیز اور دیگر ضروری چیزین حضرت فاطمہ رض کے لیے تیار کرو۔ حضرت رسول اللہ صلعم نے حضرت انس کو حکم دیا۔ کہ حضرت ابوبکر رض حضرت عثمان رض حضرت عمر رض انصار اور مہاجرین کو بُلا لاؤ۔ سب لوگ تشریف لائے اور سب کے سامنے حضرت علی رض کا نکاح ہوا۔ اور چار سو دینار مہر کے مقرر ہوئے اور ایک طباق کھجور کا لُٹایا گیا۔ حضرت صلعم نے دُعا دی۔

جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا اَوْلَادًا كَثِيْرًا طَيِّبًا۔

خُدا تمھارے پریشان کامون کو جمع کرے اور تمھین باعزت روزی دے۔ اور تمپر برکت نازل کرے۔ اور تمھین پاک اولاد بہت عطا کرے۔

شب زفاف کو جناب رسول اللہ صلعم نے پانی منگایا اور اُسمین کُلی کی پھر وہی پانی لیکر حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ رض کے سینہ و پشت پر چھڑکا۔ اور دُعا فرمائی۔ کہ "اے اللہ برکت دے ان دونون پر اور ان دونون کی نسل مین بھی برکت دے اور انکی اولاد کو شر شیطان سے محفوظ رکھ"۔

۸۱ - جہیز حضرت فاطمہ رض — ایک پلنگ۔ ایک لحاف بچھونا کتان کا۔ دو یمنی چادرین۔ ایک تکیہ۔ نقرئی بازوبند۔ ایک مشک۔ ایک چکی۔ دو مٹی کے گھڑے آپکو جہیز مین دیئے گئے۔

۸۲ - ضیافت ولیمہ | بعد عقد کے جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ عروس کے لیے ولیمہ ضروری ہے - پھر آپنے ایک دنبہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا - اور لوگون نے خوب سیر ہوکر کھایا - یہ سادہ نکاح اور بیاہ تھا - نہ حضرت علی دولھا بنا کر سنوارے گئے اور نہ گھوڑے پر سوار ہوے - نہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فینس اور شوزف مین بیٹھین - نہ برات کا تماشا دکھایا گیا - نہ آتشبازی چھوڑی گئی نہ ناچ ہوا اور نہ گانا بجانا -

۸۳ - تیمارداری غزوۂ احد | غزوہ اُحد مین پیغمبر صلعم زخمی ہوگئے اور دندان مبارک شہید ہوے - تو حضرت علی رض پانی لاکر دھوتے تھے خون کی روانی بند نہ ہوتی تھی - مدینۂ منورہ مین حضرت فاطمہ رض کو خبر ہوئی - آپ وہان سے دوڑی ہوئی آئین - اور محمد رسول اللہ صلعم سے فرط محبت کی وجہ سے لپٹ کر رونے لگین - آپنے ٹاٹ کہنہ جلا کر رسول اللہ صلعم کے زخمون مین بھرا - تو خون بند ہوا - امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت سنکر اُنکی بہن صفیہ بھی بمقام اُحد تشریف لائین - اور نماز جنازہ پڑھی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا - هٰكَذَا اِنْيْ تَارِيْخِ اِبْنِ آثِيْر -

اُحد مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے غزوۂ احد، شوال ۳ھ شنبہ مطابق ۲۴ مارچ ۶۲۵ء کو واقع ہوا -

۸۴ - عسرت حضرت فاطمہ رض | ایک مرتبہ کچھ قیدی آئے ہوے تھے - تو حضرت علی رض نے فرمایا - کہ تم خانگی کام کاج کرتے کرتے پریشان ہوگئی ہو - رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر ایک خادم مانگو - حضرت فاطمہ رض نے فرمایا کہ بیشک چکّی پیستے پیستے میرے ہاتھون مین آبلے پڑ گئے ہین - حضرت فاطمہ رض حضرت ختم المرسلین کی خدمت مین گئین حضرت نے فرمایا - کس غرض سے آئی ہو حضرت فاطمہ رض نے شرم سے خادم کی نسبت کچھ نہ ارشاد فرمایا - اور صرف یہ کہا کہ سلام کو آئی ہون - اور یہ کہکر واپس چلی گئین - دوبارہ حضرت علی کو لیکر تشریف لائین - اور ضرورت خادم کی ظاہر فرمائی جناب رسول خدا صلعم نے جواب دیا - کہ قسم خدا کی مین تمکو نہ دونگا بلکہ اصحاب صُفّہ کو

دونگا۔ جو بھوک سے پریشان ہو رہے ہین اور میرے پاس کچھ نہین ہے۔ کہ مین اُنپر صرف کرون۔ لہذا مین اُن سب کو فروخت کرکے اُنپر صرف کرونگا۔ یہ سنکر حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اپنے مکان واپس تشریف لے آئے۔ واپس تشریف لاکر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ بغرض استراحت لیٹے۔ اور ایک چادر اوڑھ لی۔ جو اسقدر چھوٹی تھی۔ کہ اگر سر ڈھانکتے تھے۔ تو پیر کھل جاتے۔ تھے۔ اور اگر پیر ڈھانکتے تھے۔ تو سر کھل جاتا تھا۔ اِتنے مین رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اِن دونون نے فوراً اُٹھنے کا قصد کیا۔ جناب پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تم دونون اپنی اپنی جگہ رہو۔ اور پھر فرمایا کہ مین تمکو ایسی چیز نہ بتلادون۔ جو تمھارے سوال سے بہتر ہو۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے کہا۔ کہ ضرور فرمائیے۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا۔ کہ کچھ کلمات ہین۔ کہ حضرت جبرئیل نے فرمائے ہین۔ کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ دس مرتبہ اور اللہ اکبر دس مرتبہ اور جب سونے کے قصد سے بستر پر آؤ۔ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ اُس تاریخ سے مین نے ان کلمات عظیمہ کو کبھی ترک نہین کیا۔ حتےٰ کہ جنگ صفین مین بھی ترک نہین کیا۔

۸۵۔ بستر حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ جب حضرت فاطمہؓ سے بیاہ ہوا۔ تو ہمارے پاس صرف ایک بچھونا تھا۔ کہ رات کو اوڑھلیتے اور دن کو بچھا لیتے تھے۔

۸۶۔ محبت محمد رسول اللہ صلعم فطرتاً ہر باپ کو اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے مگر چونکہ پیغمبر صاحب کے آخری زمانہ مین صرف حضرت فاطمہؓ ہی اولاد ذکور و اُناث مین سے باقی رہ گئی تھین اسلیے ایک خاص محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہؓ سے تھی۔

۸۷۔ فضیلت حضرت فاطمہؓ حضرت عباس سے روایت ہے۔ کہ عورتون مین سب سے زیادہ افضل چار عورتین ہین۔ حضرت آسیہ حضرت مریم۔ حضرت خدیجہ۔ حضرت فاطمہ۔ اسی طرح

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جناب پیغمبر آخرالزمان صلعم نے فرمایا کہ فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاہا فقد اذانی یعنی فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے۔ جسنے اسکو تکلیف دی۔ اُسنے مجھے تکلیف دی۔

۸۸۔ حضرت فاطمہؓ کا اہل بیت مین سے ہونا

اُم سلمہؓ نے روایت فرمائی ہے۔ کہ جب آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت نازل ہوئی۔ تو جناب رسول صلعم نے حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ کو بلایا۔ اور ایک کمبل اُڑھاکر کہا کہ اے اللہ یہ لوگ بھی میرے اہل بیت ہین

۸۹۔ سرداری اناث جنت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلعم کی بیماری مین تشریف لائین تو جناب پیغمبر صلعم نے فرمایا۔ کہ مرحبا یا ابنتی۔ اور انکو اپنی داہنی طرف بٹھلایا۔ اور کوئی بات چپکے سے حضرت فاطمہؓ کے کان مین کہی۔ وہ بہت روئین۔ پھر کوئی دوسری بات آہستہ سے فرمائی جسکو سنکر وہ ہنسنے لگین حضرت عائشہؓ فرماتی ہین۔ مین نے اس عجیب واقعہ کو حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا۔ تو اُنھون نے جواب دیا۔ کہ مین رسول اللہ صلعم کے راز کو ظاہر نہین کرونگی۔ پھر بعد وفات حضرت رسول اللہ صلعم کے مین نے اسی بات کو حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا۔ تو اُنھون نے کہا۔ کہ اول بات جو رسول اللہ صلعم نے فرمائی۔ وہ یہ تھی کہ آپنے فرمایا۔ کہ ہر سال حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ قرآن شریف سُنانے آتے تھے اور اس سال دو مرتبہ سُنانے کے لیے آئے اس سے مجکو معلوم ہوتا ہے۔ کہ میری موت قریب ہے یہ سُنکر مین رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپنے فرمایا۔ کہ تم اہل بیت مین سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ اور یہ کہا کہ کیا تو راضی نہین ہے کہ تو دنیا کی تمام عورتون کی جنت مین سردار ہو یہ سنکر مین خوش ہوگئی۔

۹۰۔ ابوجہل کی شرارت اور جناب سیدہ کی نمایاں خدمت

ایک مرتبہ ابوجہل کے اشارہ سے عقبہ

بن ابی معیط نے کسی جانور کا اوجھ لیکر جناب پیغمبر صلعم کی گردن مبارک پر اُس حالت مین ڈال دیا۔ کہ جب آپ خانۂ کعبہ مین سر بسجود تھے۔ اس حرکت ناشائستہ کرنے کے بعد کفار آپس مین قہقہہ کرنے لگے۔ حضور بحالت استغراق سجدہ ہی مین پڑے رہے۔ یہانتک کہ حضرت فاطمہؓ کو خبر ہوئی۔ آپ نے تشریف لاکر جناب نبی آخرالزمان صلعم کے جسم اقدس پر سے اُس پلیدگی کو دور فرمایا۔

۹۱ - تلقین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن | جب رسول اللہ صلعم کے انتقال کا وقت قریب ہوا۔ تو آپ نے حضرت فاطمہؓ کا ہاتھ لیکر اپنے سینۂ مبارک پر رکھا اور امام حسینؓ کو پیار کیا۔ اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا۔ کہ میرے مرنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا۔

۹۲ - ایذاے فاطمہؓ ایذاے رسولؐ ہے | ترمذیؒ نے مستور ابن محرقہ سے روایت کی ہے۔ کہ بنی ہشام ابن فجرہ نے حضرت صلعم سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی حضرت علیؓ کو بیاہ دین۔ آپ نے ممبر پر سے تین مرتبہ فرمایا۔ کہ مین ہرگز اجازت نہین دیتا۔ اگر حضرت علیؓ ابن ابی طالب کا ارادہ ہو تو وہ میری بیٹی کو طلاق دین۔ اور اُس کی بیٹی سے نکاح کرلین۔ میری بیٹی میرا ایک ٹکڑا ہے جو اُسے بُرا لگتا ہے۔ مجھے بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔ جس نے اُس کو ایذا دی اُس نے مجکو ایذا دی۔ کنزالعمال مین ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ مین نہ حلال کو حرام کہتا ہون۔ اور نہ حرام کو حلال کرتا ہون لیکن قسم اللہ کی بنت عدو اللہ و بنت محمدؐ رسول اللہ اکٹھا نہین ہوسکتین۔

۹۳ - خصائل حضرت فاطمہؓ | حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت فاطمہؓ کا چال چلن اُنکی خصلت اور عادت اور اُن کا اُٹھنا بیٹھنا سب جناب رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ آتی تھین۔ تو رسول اللہ صلعم فرط محبت سے اُٹھ کھڑے ہوتے اور بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔

۹۴ - اعزاز حضرت فاطمہؓ | حضرت محمدؐ صلعم کی وفات کے بعد سے جب تک آپ زندہ رہین۔ اکثر رویا

رتی تھین۔جب جناب رسول اللہ صلعم کہین سفر
د جانے کا قصد فرماتے۔تو سب کے آخر مین
حضرت فاطمہ رض سے مِل کر کہین تشریف لے جاتے
ور جب کہین سے تشریف لاتے۔تو مسجد مین
دو رکعت نماز پڑھکر اوّل حضرت فاطمہ رض کے
یہان آتے۔بعد نماز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
عامۂ مسلمین و مسلمات کے لئے دعا فرمایا کرتی تھین۔

۹۵۔حضرت فاطمہ رض کو رسول اللہ صلعم کی قیمتی نصیحت ایک
دفعہ آپ نے وعظ فرمایا اور وعظ کے ضمن مین اپنی
صاحبزادی فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو خطاب
کر کے فرمایا۔فاطمہ رض اس بھروسہ پر نہ رہنا۔کہ مین
پیغمبر کی لختِ جگر ہون خدا کے یہان عمل پوچھے
جاوین گے۔عمل کرو عمل۔ایک دفعہ اور آپ نے
فرمایا۔اے فاطمہ اپنی جان کو آتش دوزخ سے
بچا لو۔دنیا مین جو چاہو۔مجھ سے مانگ لو مگر آخرت
مین مین تمھارے کچھ بھی کام نہ آؤن گا۔

۹۶۔مرویات حضرت فاطمہ رض حضرت فاطمہ رض سے ۱۸
حدیثین مروی ہین۔

۹۷۔مطالبہ میراث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے۔کہ بعد وفات جناب رسول اللہ
صلعم حضرت فاطمہ رض نے حضرت ابو بکر صدیق رض سے
میراث طلب کی۔اور فرمایا کہ ہمارا حصہ تقسیم
کر دیا جاوے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے حدیث فرمائی۔لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ
وراثت جاری نہین ہوتی جس چیز کو ہم نے بطور
صدقہ چھوڑا۔یہ سُنکر حضرت فاطمہ رض واپس تشریف
لے گئین۔حضرت فاطمہ رض کا سوال خیبر و فِدک اور
صدقہ مدینہ کے مُتعلق تھا۔حضرت صدیق اکبر
نے جواب دیا۔کہ جو کام جس طرح سے رسول اللہ
صلعم کرتے رہے۔ہم بھی اُسی طرح کرین گے۔
اُس کے خلاف ذرّہ برابر بھی نہ ہو گا۔

۹۸۔عیادت فاطمہ رض بیہقی رض نے روایت کی ہے۔
کہ مرض الموت مین حضرت فاطمہ رض کے پاس حضرت
ابو بکر صدیق رض تشریف لے گئے۔حضرت علی رض نے
حضرت فاطمہ رض سے کہا۔کہ حضرت ابو بکر صدیق رض
آنے کی اجازت چاہتے ہین۔حضرت فاطمہ رض
نے فرمایا۔مین خوش ہون آنے کی اجازت دو۔

۹۹۔انتظام صدقات حضرت عمر رض ابن خطاب کے

زمانہ مین حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے کہا-
کہ جب مدینہ کا صدقہ ہمارے اوپر صرف کیا جاتا ہے
تو ہمارے انتظام مین سپرد کر دیا جاوے ہم خود
انتظام کرلین گے - چنانچہ حضرت عمرؓ نے قبول
فرمایا - اور اِس کا انتظام اُن دونون صاحبون
کے سپرد کردیا - اور خیبر و فدک کا انتظام حضرت
عمرؓ خود کرتے رہے اِس مین وہی کام ہوتا رہا -
جو زمانۂ نبوی مین ہوتا تھا - ایک دن حضرت
علیؓ اور حضرت عباسؓ آئے - اور کہا کہ اے
امیرالمومنین ہم دونون مین کچھ جھگڑا ہے آپ
فیصلہ کردین - حضرت عمرؓ نے فرمایا - کہ مین نے
آپ دونون صاحبون کو اِس شرط پر انتظام
صدقہ مدینۂ منورہ کا دیا تھا - کہ بجنسہ ویسا ہوگا -
جیسا زمانۂ نبوی مین ہوتا تھا - اب کیا آپ
دونون صاحب یہ چاہتے ہین - کہ تقسیم کردیا جاوے
ایسا ہرگز نہین ہوسکتا - اگر آپ سے انتظام
نہین ہوسکتا - تو چھوڑ دیجئے مین خود کرلون گا -

۱۰۰ - وفات حضرت فاطمہؓ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
بعد وفات حضرت رسول اللہ صلعم کے چھ ماہ زندہ
رہین - حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بعمر ۲۸ سال
بحساب قمری و ۲۷ سال ۲ ماہ ۶ یوم بحساب
شمسی انتقال فرمایا - آپ کی وفات ۳ رمضان
سنہ ۱۱ھ شب دوشنبہ مطابق ۲۳ نومبر سنہ ۶۳۲ء کو
ہوئی - اسما بنت عمیس و حضرت علیؓ نے آپ کو
غسل دیا - اور جنت البقیع مین دفن فرمایا - آپ کی
وصیت کے مطابق آپ کو شب کے وقت دفن
کیا گیا - قبر کے اندر حضرت عباسؓ حضرت علیؓ
فضل ابن عباس رضی اللہ عنہم نے اُتارا
حضرت عباسؓ یا حضرت علی رضی اللہ عنہما نے
نماز جنازہ پڑھائی - اِس سے واضح ہے کہ تجہیز و
تکفین مین بلا وجہ معقول تاخیر جایز نہین ہے -

باب چہارم - اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا

۱۰۱ - اولاد فاطمہؓ حسن حسین - زینب - ام کلثوم -
رقیہ - حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہین -
دیکھو شجرۂ دفعہ نمبر ۷ -

۱۰۲ - ولادت حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ کی ولادت ۱۵ رمضان سنہ ۳ھ جمعہ
مطابق ۲ مارچ سنہ ۶۲۵ء قلندر اجولین کو ہوئی

جب آپ پیدا ہوے۔ تو حضرت علی رضہ نے حرب نام رکھا جب آنحضرت صلعم کو آپ کی پیدائش کی خبر ہوئی۔ تو آپ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو دکھلاؤ۔ کیا نام رکھا ہے نام بتلایا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ نہین حسن نام رکھو اسی طرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام بھی پیغمبر صاحب ہی نے رکھا۔ اور فرمایا کہ مین نے ان لڑکون کا نام اولاد ہارون کے نام پر رکھا ہے۔ شبر۔ شبیر۔ مشبر آپ مدینہ منورہ مین پیدا ہوے تھے آپ کے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی گئی۔ آپکا عقیقہ کیا گیا۔ اور مینڈھا ذبح ہوا۔ اور حضرت فاطمہ رضہ سے فرمایا۔ کہ ان کا سر مُنڈا دو۔ اور بالون کے ہموزن سونا یا چاندی صدقہ کرو عقیقہ رسم جاہلیت تھی۔ بہ نظر خیرات پیغمبر صاحب نے یہ عمل اختیار فرمایا۔ ورنہ عقیقہ کی رسم کی تائید محمد رسول اللہ صلعم نے نہین فرمائی۔

۱۰۳۔ شہادت حضرت امام حسن رضہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت ۷ صفر ۴۹ھ شنبہ مطابق ۱۷ مارچ ۶۶۹ء کو ہوئی آپ کی عمر بحساب شمسی ۸ روز ۴ ماہ ۴۳ سال کی ہوئی۔

۱۰۴۔ ولادت حضرت امام حسین رضہ حضرت امام حسین رضہ کی ولادت ۴ شعبان ۴ھ مطابق ۹ جنوری ۶۲۶ء قلندر اجولین مدینہ منورہ مین ہوئی۔ حضرت امام حسن رضہ کی طرح اذان و اقامت کہی گئی۔ اور عقیقہ کیا گیا۔ اور آپ حضرت امام حسن رضہ سے ۱۱ ماہ چھوٹے تھے۔

۱۰۵۔ شہادت حضرت امام حسین رضہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ۱۰ محرم ۶۱ھ چہارشنبہ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء کو بمقام کربلا شہادت پائی۔ آپ کی عمر بحساب قمری ۶ یوم پانچ ماہ ۵۶ سال کی اور بحساب شمسی ایک یوم ۹ ماہ ۵۴ سال کی ہوئی۔ تفاوت شمسی و قمری حسابات کا ۵ یوم ۸ ماہ ایک سال کا ہے۔ بوقت وفات حضرت محمد رسول اللہ صلعم حضرت امام حسین رضہ کی عمر بحساب شمسی ۵ ماہ ۶ سال تھی۔

۱۰۶۔ حضرت زینب بنت فاطمہ رضہ حضرت زینب بنت فاطمہ رضہ کی شادی عبداللہ بن جعفر طیار سے ہوئی

اور اُن سے عبد اللہ و عون پیدا ہوئے معرکۂ کربلا
مین حضرت زینبؓ بنت فاطمہؓ موجود تھین۔
اور اعقاب حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ دمشق
تشریف لے گئین۔ اور وہان سے یزید ابن معاویہ
ابن ابی سفیان نے اُن کو واپس کردیا اس سے
سنہ ۶۱ ھ تک ان کی سیرۃ کا پتہ چلتا ہے۔

۱۰۷۔ ام کلثوم بنت فاطمہؓ | حضرت ام کلثومؓ کی شادی
حضرت عمرؓ بن خطاب خلیفہ ثانی سے ہوئی۔ اور
حضرت عمرؓ سے آپ کے ایک پسر پیدا ہوا۔ مگر
بچپن ہی مین اُس کا انتقال ہوگیا۔ حضرت
ام کلثوم بنت فاطمہؓ کی دوسری شادی حضرت
عمرؓ کے انتقال کے بعد محمد بن جعفر سے ہوئی محمد
بن جعفر کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ کی
تیسری شادی عون ابن جعفر سے ہوئی حضرت
ام کلثومؓ کی وفات قبل شہادت حضرت امام حسینؓ
سنہ ۵۹ ھ مین ہوئی۔ دیکھو تاریخ صفحہ ۵۳۔
حضرت امام حسنؓ نے ان کے سامنے وفات
پائی۔ اُس وقت حضرت امام حسینؓ زندہ تھے۔

۱۰۸۔ رقیہ بنت فاطمہؓ | تواریخ ولادت و وفات محقق
نہین ہین صغر سنی مین وفات پائی۔

۱۰۹۔ محسن | محسن فرضی نام ہے۔ بطن فاطمہ زہراء
رضی اللہ عنہا سے ان کی ولادت بعمر طبعی
نہین ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک جنین کا اسقاط
ہوا۔ مگر اُس کے نام رکھنے کی حاجت نہین تھی۔

نتائج مستخرجہ

۱۱۰۔ تعلیم و تربیت | ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنی
اولاد کی پرورش و تعلیم و تربیت مین کوشش بلیغ
کرے۔ جیسا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمائی۔ اور
جناب سیدہؓ نے اپنی اولاد کو پرورش فرمایا۔

۱۱۱۔ خانہ داری | حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا
تمام انتظام خانہ داری خود فرماتی رہین۔ خدام
اور اعزہ پر کبھی بار نہین ڈالا۔

۱۱۲۔ پرورش اُناث | پرورش اُناث کبھی بار خاطر
نہ ہونا چاہیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح
کردینا محمد رسول اللہ صلعم کو بعمر ۱۸ سال جب مناسب
معلوم ہوا۔ تو مخطوب سے مہر لیکر انتظام جہیز
کردیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بقدر استطاعت

رقم مہر پیش کی۔ کسی سے قرض نہین لیا۔ حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز اُسی رقم مہر سے تیار کیا گیا
اور نکاح بخوشی و خرمی منعقد ہوا۔ کوئی مقروض
نہین ہوا۔ اور کوئی رسم خلاف عقل عمل مین نہین آئی

۱۱۳-مراعات اولاد | محمد رسول اللہ صلعم حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا پر نہایت شفقت پدری کرتے تھے
لیکن تقسیم اموال غنیمت مین کبھی اُن کے ساتھ
رعایت مروت نہین کرتے تھے۔ خود تمام عمر
نہایت فقر سے بسر کی۔ اور حضرت فاطمہ رضہ امور
خانہ داری خود انجام دیتی رہین۔ اموال غنیمت
سے بجز حصۂ اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کبھی اُن کو
زائد رقم نہین دی گئی۔

۱۱۴-مصاحبت ازواج | زوجین کو پاک رہنا چاہیئے
ازواج مطہرہ جنت مین بھی ساتھ ہون گی۔ دیکھو
قرآن مجید سورۂ بقر نمبر ۲ آئت نمبر ۲۴ آیت مسلسل
نمبر ۳۱ -

ولہم فیہا ازواج مطہرۃ و ہم فیہا خالدون
اور واسطے اُنکے بیچ اُس کے بیویان ہون گی پاک
کی ہوئین اور وہ بیچ اُن کے ہمیشہ رہنے والے ہونگے

سورۂ آل عمران نمبر ۳- آیت نمبر ۱۲- آیت مسلسل نمبر ۳۰۶
قل اؤنبئکم بخیر من ذالکم للذین اتقوا عند ربہم جنت
تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا و ازواج مطہرۃ
و رضوان من اللہ واللہ بصیر بالعباد۔
کہہ تو کیا خبر دون مین تمکو ساتھ بہتر کے اُنسے۔ واسطے
اُن کے جو پرہیزگاری کرتے ہین۔ نزدیک رب
اُن کے کے بہشتین ہین۔ جو چلتی ہین نیچے سے
اُن کے نہرین۔ ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے
اور بیبیان ہین پاک صاف اور رضامندی
ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دیکھنے والا ہے
ساتھ بندون کے۔ سورۂ نساء نمبر ۴- آیت نمبر ۶۰
آیت مسلسل نمبر ۵۵۳ -

لہم فیہا ازواج مطہرۃ و ندخلہم ظلا ظلیلا۔
واسطے اُنکے ہین بیچ اُسکے بیبیان پاک کی ہوئین
اور داخل کرین گے ہم اُن کو گھنی چھاؤن مین۔

۱۱۵-تجہیز و تکفین میت | زوجہ کی تجہیز و تکفین زوج پر
واجب ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم نے حضرت
خدیجۃ الکبریٰ رضہ کو خود قبر مین رکھا اور حضرت علی
کرم اللہ وجہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی

خود ہی قبر مین رکھا۔بعد وفات فسخ نکاح کی کوئی معقول وجہ نہین ہے کیونکہ ازواج مطہرات کا جنت مین بھی ساتھ ہوگا۔علماے حنفی کو اس سے بر بناے معاشرت اختلاف ہے۔اور وہ کہتے ہین کہ میت کی تجہیز و تکفین مین زوجین کو موقع نہین دینا چاہیے کہ بر بنا اپنی محبت کے نعش کے ساتھ اظہار محبت کرین اور تجہیز و تکفین میت مین بیجا تاخیر ہو۔جو بہ وجوہ مضر صحت احیا ہے۔

۱۱۶-صبر و شکر | زوجین کو صبر و شکر کرکے ایک دوسرے کے باعث تسکین ہونا چاہیے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا باوجود افلاس کے نہایت تحمل سے جملہ اُمور خانہ داری انجام دیتی رہین۔اور حضرت علی کرم اللہ وجہ نے اُن کی حیات مین کوئی دوسری شادی نہین کی۔اور نہایت خوشی اور خرمی سے بسر کرتی رہین۔آیات ذیل کی تعمیل کرنا فرض ہے۔

ومن آیاتہٖ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون۔

سورہ روم نمبر ۳۰-آیت نمبر ۲۱ آیت مسلسل نمبر ۳۴۳۳

اور اُسکی نشانیون سے یہ کہ بنا دئے تمکو تمھاری قسم سے جوڑے کہ چین پکڑو اُنکے پاس اور رکھا تمھارے بیچ پیار اور مہر۔اسمین بہت پتے ہین اُنکو جو دھیان کرتے ہین

ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منھا زوجھا لیسکن الیھا

سورہ نمبر ۷-آیت نمبر ۱۸۹-آیت مسلسل نمبر ۱۱۴۲-وہ ہے جس نے پیدا کیا تمکو ایک شخص سے اور پیدا کیا اُس نے اُس سے بی بی اُسکی تاکہ آرام پکڑے وہ ساتھ اُس کے۔

۱۱۷-قبول اسلام باعث فسخ نکاح نہین ہے | حالات اخوات حضرت فاطمہؓ سے معلوم ہوتا ہے۔کہ اسلام قبول کرنے سے نکاح کسی فریق کا فسخ نہین ہوتا جب تک حضرت رقیہ و ام کلثوم کو عتبہ اور عتیبہ نے طلاق نہین دی تب تک اُنکو اپنے خاوندون سے علٰحدہ نہین کیا۔

۱۱۸-تیمارداری | اُناث جس قدر عمدہ طور پر تیمارداری مجروحین اور مرضا کر سکتی ہین۔اُس طرح ذکور نہین کر سکتے۔جنگ احد کے وقت جمیسہ یعنی ہیرا جان صحیفۂ ہٰذا نے جو تیمارداری اپنے پدر صلعم کی کی اُس سے اُنکی کارگزاری ثابت ہوتی ہے۔دیگر اناث کی تیمارداری کا ذکر بھی تاریخی حالات جنگ مذکور مین موجود ہے۔

فہرست تاریخوار واقعات تذکرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

(تاریخوار فہرست ۸۔ربیع الاول ۶۸ھ قبل ہجرت لغایۃ ۸ ربیع الاول ۱۸ھ قبل ہجرت)

نمبر شمار	تاریخ ہا و سنین واقعات	واقعات	دفعہ
۱	۸۔ربیع الاول ۶۸ھ قبل ہجرت مطابق ۱۵۔اپریل ۵۵۶ء = ۵۷ کسروی = ۲۷ حمل ۱۵ قبل محمدؐ	ولادت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۲
۱	۸۔ربیع الاول ۵۳ھ قبل ہجرت دوشنبہ مطابق ۲۰۔اپریل ۵۷۱ء = ۲ ثور سال ولادت محمدؐ	ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلعم	۹
۲	۱۵۔رمضان ۳۱ھ قبل ہجرت	ولادت حضرت سودہ بنت زمعہؓ	۳۳
۴	۸ ربیع الاول ۲۸ھ قبل ہجرت مطابق ۲۹ جولائی ۵۹۵ء	نکاح محمدؐ مصطفیٰ صلعم با خدیجۃ الکبریٰؓ	۲۸
۵	۲۵ھ قبل ہجرت مطابق ۲۰ مارچ ۵۹۸ء = ۲۶ھ محمدی	ولادت حضرت قاسم بن محمدؐ مصطفیٰ صلعم	۴۰
۶	۸ ربیع الاول ۲۳ھ قبل ہجرت مطابق ۳۰ عام الفیل	ولادت حضرت زینب بنت محمد مصطفیٰ صلعم	۴۲
۷	۱۶۔رجب ۲۳ھ قبل ہجرت جمعہ مطابق یکم اکتوبر ۶۰۰ء ۳۰ عام الفیل	ولادت حضرت علیؓ	۶۱
۸	۲۳ھ قبل ہجرت مطابق ۶۰۰ء = ۲۸ھ محمدی	وفات حضرت قاسمؓ	۴۰
۹	سنہ قبل ہجرت مطابق ۳۳ عام الفیل	ولادت حضرت رقیہؓ	۴۷
۱۰	۱۹ھ قبل ہجرت	ولادت حضرت ام کلثومؓ	۵۲
۱۱	۸ ربیع الاول ۱۸ھ قبل ہجرت پانچ سال قبل بعثت	پیدائش حضرت حفصہ بنت حضرت عمرؓ	۳۷
۱۲	۲۰ رمضان ۱۸ھ قبل ہجرت چہارشنبہ مطابق ۳۵ھ عام الفیل مطابق ۲۰-۵ اگست ۶۰۵ء سنبلہ ۳۴ محمدی قریب صبح صادق	ولادت حضرت فاطمہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ بنت محمد رسول اللہ صلعم	۷۵

نمبر شمار	تاریخہا و سنین واقعات	واقعات	دفعہ
۱۳	۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳ قبل ہجرت سہ شنبہ مطابق ۲۵ اگست سنہ ۶۱۰ع = ۷ سنبلہ سنہ ۳۹ محمدی	تاریخ آغاز نبوت بعمر ۴۰ سال وختم زمانۂ جاہلیت	۱۱ و ۳۱
۱۴	سنہ ۱۱ قبل ہجرت مطابق سنہ ۴۲ محمدی = ۱۹ مارچ سنہ ۶۳۲ع	ولادت عبد اللہ طیب و طاہر	۴۰
۱۵	یکم شوال سنہ ۱۰ قبل ہجرت مطابق ۱۶ جولائی سنہ ۶۱۳ع	ولادت حضرت عائشہؓ	۳۵
۱۶	۲۷ یا ۲۸ شعبان سنہ ۳ قبل ہجرت مطابق ۲۷ اپریل سنہ ۶۲۰ع	وفات ابو طالب والد حضرت علیؓ	۶۷
۱۷	یکم رمضان سنہ ۳ قبل ہجرت مطابق ۲۱ اپریل سنہ ۶۲۰ع	وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	۳۱
۱۸	۱۵۔ رمضان سنہ ۳ قبل ہجرت مطابق ۲۷ اپریل سنہ ۶۲۰ع	نکاح حضرت سودہ و محمد رسول اللہ صلعم	۳۳
۱۹	۵ شوال سنہ ۳ قبل ہجرت مطابق ۱۶ مئی سنہ ۶۲۰ع	نکاح حضرت عائشہؓ	۳۵
۲۰	سنہ ۲ھ بعد ہجرت	وفات حضرت رقیہ بنت محمد صلعم	۵۱
۲۱	۱۵ رمضان سنہ ۲ھ مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۶۲۴ع	شادی حضرت فاطمہؓ	۷۹
۲۲	سنہ ۳ھ	شادی حضرت ام کلثوم و حضرت عثمانؓ	۵۲
۲۳	سنہ ۳ھ بعد ہجرت دو سال ۶ ماہ	شادی حضرت حفصہ و محمد رسول اللہ صلعم	۳۷
۲۴	۱۵ رمضان سنہ ۳ھ جمعہ مطابق ۲ مارچ سنہ ۶۲۵ع	ولادت حضرت امام حسنؓ	۱۰۲
۲۵	۷ شوال سنہ ۳ھ شنبہ مطابق ۲۴ مارچ سنہ ۶۲۵ع	غزوۂ احد	۸۳
۲۶	سنہ ۴ھ	وفات فاطمہ بنت اسد خوش دامن حضرت فاطمہؓ	۷۴
۲۷	۴ شعبان سنہ ۴ھ مطابق ۹ جنوری سنہ ۶۲۶ع	ولادت حضرت حسینؓ	۱۰۴
۲۸	سنہ ۶ھ	حضرت محمد صلعم کے داماد ابو العاص کا ایمان لانا	۴۴
۲۹	سنہ ۸ھ	وفات جعفر طیار برادر حضرت علیؓ	۷۱

نمبر شمار	تاریخ ہا و سنین واقعات	واقعات	دفعہ
۳۰	سنہ ۸ھ	وفات حضرت زینب بنت محمد رسول اللہ صلعم	۴۶
۳۱	یکم ذیحجہ سنہ ۸ھ جمعہ مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۶۳۰ع	ولادت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلعم ماریہ قبطیہ	۵۴
۳۲	ماہ شعبان سنہ ۹ھ	وفات حضرت ام کلثومؓ بنت محمد رسول اللہ صلعم	۵۳
۳۳	۲۴ شوال سنہ ۱۰ھ مطابق ۲۷ نومبر سنہ ۶۳۱ع	وفات ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلعم	۵۴
۳۴	۹ ذیحجہ سنہ ۱۰ھ جمعہ مطابق ۶ مارچ سنہ ۶۳۲ع = ۱۵ احمل سنہ ۶۱ محمدی	حجۃ الوداع	۶
۳۵	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ دوشنبہ مطابق ۸ جون سنہ ۶۳۲ع = ۲۰ جوزا سنہ ۶۱ محمدی	وفات محمد رسول اللہ صلعم	۱۲
۳۶	۳ رمضان سنہ ۱۱ھ مطابق ۲۳ نومبر سنہ ۶۳۲ع شب دوشنبہ	وفات حضرت فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلعم	۱۰۰
۳۷	۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ سہ شنبہ مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۶۶۱ع	وفات حضرت علیؓ	۶۵
۳۸	شعبان سنہ ۴۵ھ	وفات حضرت حفصہؓ	۳۸
۳۹	۷ صفر سنہ ۴۹ھ شنبہ مطابق ۱۷ مارچ سنہ ۶۶۹ع	وفات حضرت امام حسنؓ	۱۰۳
۴۰	۱۵ شوال سنہ ۵۴ھ جمعہ مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۶۷۳ع	وفات حضرت سودہؓ	۳۴
۴۱	۱۷ رمضان سنہ ۵۸ھ شب چہارشنبہ مطابق ۱۳ جون سنہ ۶۷۸ع	وفات حضرت عائشہؓ	۳۶
۴۲	سنہ ۵۹ھ	وفات حضرت ام کلثوم بنت حضرت فاطمہؓ	۱۰۷
۴۳	۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ چہارشنبہ مطابق ۱۰ اکتوبر سنہ ۶۸۰ع	شہادت حضرت امام حسینؓ	۱۰۵

ردیف	مضمون	دفعہ	صفحات	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
ا	ابراہیم بن محمدؐ رسول اللہ صلعم	۵۴		
ا	ابوالعاص - ایمان	۴۴		
ا	ابوجہل - شرارت	۹۰		
ا	ابوطالب - پیغام	۲۴		
ا	ابوطالب - مشورہ	۲۳		
ا	ابوطالب - وفات	۶۷		
ا	اخلاق - خدیجہ	۳۰		
ا	اخوات حقیقی - فاطمہ	۳۹		
ا	ازواج - مصاحبت	۱۱۴		
ا	اعزاز - فاطمہ	۹۴		
ا	امامہ - نکاح	۴۵		
ا	ام کلثوم بنت فاطمہ	۱۰۷		
ا	ام کلثوم - وفات	۵۳		
ا	ام کلثوم - ولادت	۵۲		
ا	اموال - تحویل	۴۱		
ا	اموال - خرید و فروخت	۴۰		
ا	انتظام - صدقات	۹۹		

ردیف	مضمون	دفعہ	صفحات	کیفیت
ا	اولاد۔فاطمہ	۱۰۱		
پ	پرورش۔اناث	۱۱۴		
ت	تجارت۔خدیجہؓ	۱۶		
ت	تجہیز میت	۱۱۵		
ت	تحویل۔اموال	۴۱		
ت	تعلیم وتربیت	۱۱۰		
ت	تلقین۔محمدؐ	۹۱		
ت	تیمارداری	۱۱۷		
ج	جعفر طیّار۔امیر لشکر	۷۱		
ج	جعفر طیار۔اولاد	۷۴		
ج	جعفر طیّار	۷۰		
ج	جہیز۔فاطمہ	۸۱		
ح	حجۃ الوداع	۶		
ح	حسن۔شہادت	۱۰۳		

ردیف	مضمون	دفعہ	صفحات	کیفیت
خ	خسوف۔ صلوۃ	۵۵		
خ	خصائل۔ فاطمہؓ	۹۳		
خ	خویلد ابن اسد	۵۹		
ر	رابعہ۔ فاطمہؓ	۳۲		
ر	رقیہ۔ اولاد	۵۰		
ر	رقیہ بنت فاطمہ	۱۰۸		
ر	رقیہ نکاح ثانی	۴۹		
ر	رقیہ وفات	۵۱		
ر	رقیہ ولادت	۴۷		
ز	زمانۂ جاہلیت	۳		
ز	زوج فاطمہؓ	۶۱		
ز	زینب بنت فاطمہؓ	۱۰۶		
ز	زینب بنت محمد۔ شوہر	۴۳		
ز	زینب بنت محمدؐ۔ وفات	۴۶		
ز	زینب بنت محمد۔ ولادت	۴۲		

ردیف	مضمون	دفعہ	صفحات	کیفیت
س	سفر شام	١٩		
س	سودہ۔ وفات	٣٤		
س	سودہ۔ ولادت	٣٣		
ش	شجرہ	٧		
ش	شکر و صبر	١١٥		
ش	شمسی حسابات	٤		
ش	شمسی و قمری شہور	٥		
ص	صبر و شکر	١١٥		
ص	صلوۃ۔ کسوف و خسوف	٥٥		
ض	ضیافت۔ ولیمہ	٨٤		
ط	طالب ابن ابی طالب	٦٨		
ع	عائشہؓ۔ وفات	٣٦		
ع	عائشہؓ۔ ولادت	٣٥		